رسائل و مسائل

مسئلۂ عہد نامہ

از شیخ الحدیث مولانا عبد المالک ۔ شعبہ استفسارات ۔ مرکز معارف اسلامی ۔ منصورہ

سوال: بہت عرصہ سے ایک سوال جواب طلب ہے ۔ آپ کسی کے ذریعے اگر ہمیں اس کا جواب دے دیں تو ہم آپ کے مشکور ہوں گے ۔ ایک عہد نامہ ارسال خدمت ہے ۔ اس میں جو احادیث دی ہوئی ہیں ان کی کیا حیثیت ہے ۔ کہاں تک مستند ہیں اور اس عہد نامہ کو کس وجہ سے ـــ کن نظریات کے حامل افراد نے اس قدر عام کر دیا کہ ملک کی اکثر آبادی نماز سے زیادہ اسے ترجیح دینے لگی ہے ۔ قبروں میں رکھنا ضروری سمجھتی ہے ۔

ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور اس سلسلے میں ہماری مدد کریں گے ۔

جواب: مجاہد کمپنی اردو بازار لاہور کے مطبوعہ عہد نامے کے سلسلے میں آپ کا استفسار مدیر ایشیا چوہدری غلام جیلانی صاحب کے ذریعے ملا ۔ جواباً عرض ہے کہ اس عہد نامہ کا مضمون کتاب و سنت کے مطابق ہے ۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے انسانوں سے اپنی بندگی کا عہد لیا ہے اور قیامت کے روز بھی انسانوں سے پوچھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے عہد کا انہوں نے ایفا کیا یا نہیں ۔ اور مطبوعہ عہد نامے میں بندگیٔ رب کے اسی عہد کو یاد کیا جاتا ہے اور قرآنِ پاک میں اس عہد کا جگہ جگہ ذکر ہے ۔ سورہ یٰس میں ہے:

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ ۔ (یٰس ۔ ۶۰)

(اے بنی آدم میں نے تم سے کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا ۔)

اس عہد کو ایفا کرنے کی صورت ایمان اور عملِ صالح کو قرار دیا گیا ہے اور قرآن پاک میں جگہ جگہ ایمان و عملِ صالح پر جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

"بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" (البقرۃ - ۱۱۲)

(کیوں نہیں؟ جس نے اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کر دیا در آں حالیکہ وہ نیک سیرت تھا تو اس کے لیے اس کے رب کے ہاں اس کا اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر کوئی خوف اور غم نہیں۔)

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا" (الکہف - ۱۰۷)

(یقیناً جن لوگوں نے ایمان لایا اور عملِ صالح کیے ان کے لیے فردوس کی جنتوں میں مہمانی ہوگی)۔

سورۃ العصر میں ہے:

"وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ" (العصر - ۱ تا ۳)

(قسم ہے زمانے کی، تمام انسان خسارے میں ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی)۔

سورۃ مریم میں ہے:

"لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا" (مریم - ۸۷)

(اس وقت لوگ سفارش لانے پر قادر نہ ہوں گے بجز اس کے جس نے رحمٰن کے حضور سے پروانہ حاصل کر لیا ہو)۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ اس عہد سے توحید اور نبوت پر ایمان مراد ہے۔

" والتقدیر ان ھؤلاء لا یستحقون ان یشفع لھم غیرھم الا اذا کانوا قد اتخذوا عند الرحمٰن عھداً التوحید والنبوۃ" (تفسیر کبیر ج ۲۱ ص ۲۵۳)

(ان لوگوں کی اس وقت تک سفارش نہ ہو سکے گی جب تک توحید اور نبوت پر ایمان کے ذریعے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے استحقاقِ سفارش کا عہد نہ حاصل کر لیا ہو)۔

اس کے بعد انہوں نے مرسلہ عہد نامہ کی عبارت بطور وضاحت نقل کی ہے۔ اسی طرح علامہ قرطبی نے عہد کی تفسیر یوں کی ہے:

" وھو لفظ جامع الایمان وجمیع الاعمال الصالحۃ التی یصل بھا صاحبھا حیز من یشفع"۔

(تفسیر قرطبی ج ۱۱ - ص ۱۵۴)

(یہ لفظ ایمان اور تمام اعمال صالحہ کے لیے جامع ہے جس کے ذریعے ایک شخص اس مقام تک پہنچتا ہے کہ اس کی شفاعت کی جائے (یا وہ شفاعت کرے)۔

اس کے بعد اس عہد نامے کی عبارت نقل کی گئی ہے۔

اس عہد نامے کے مضمون سے بھی مذکورہ آیاتِ قرآنی کی طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جنت کا عہد ایسے ہی شخص سے ہے جس کے اندر یہ صفات پائی جاتی ہوں جن کا عہد نامے میں ذکر ہے۔

رہی یہ بات کہ کسی شخص میں یہ صفات تو نہ پائی جاتی ہوں لیکن وہ اس عہد نامے کا ورد کرتا ہو یا اسے قبر میں اپنے سرہانے یا قبلے کی جانب رکھوا دے تو خطرہ ہے کہ یہ اس کی مغفرت کا موجب ہونے کے بجائے اُلٹا اُس کے عذاب کا موجب ہوگا۔ اس لیے کہ وہ ایک بات کو زبان سے تو ادا کرتا رہا لیکن اس کے مطابق اس نے عمل نہ کیا۔ لیکن وہ شخص جس نے اس عہد نامے کے مطابق اپنی زندگی گزاری اس پر اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرمائے گا۔ اگرچہ وہ اس کا ورد نہ بھی کرتا

رہا ہو اور نہ ہی قبر میں اپنے ساتھ اس طرح کی کسی چیز کو رکھوایا ہو۔ نیز قبر میں مطبوعہ عہدنامے کے ساتھ اسے رکھوانے کی جو روایات نقل کی گئی ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی "الرد المختار" میں لکھتے ہیں:

"فالمنع ھھنا اولی ما لم یثبت عن المجتھد او ینقل فیہ حدیث ثابت"

(یہاں بدرجہ اولیٰ منع ہے جب تک کہ کسی مجتہد سے اس کا ثبوت نہ ملے یا کوئی صحیح حدیث اس کے بارے میں نہ پیش کر دی جائے۔)

(الرد المختار جلد ۲ ص ۲۴۶)

یعنی نہ کسی مجتہد سے ثابت ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد ہوئی ہے۔ مطبوعہ پمفلٹ میں اس عہد نامے کو کفن پہ لکھنے کے بارے میں جو اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ علامہ شامی نے ان کی تردید کی ہے۔ لیکن یہ بات بڑی عجیب و غریب ہے کہ انہی علامہ شامی ہی کے حوالے سے یہ بات لکھی گئی ہے کہ اس کا کفن وغیرہ پر لکھنا جائز ہے۔ جو صراحتہً غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔ اس طرح کے لوگوں کے بارے میں اس سے زیادہ کیا کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں۔ ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ (ادارہ)